بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

ہمارے فاضل دوست حاجی احسان الحق صاحب ایم، ایس، سی، ریٹائرڈ لکچرر طبعیات مسلم یونیورسٹی علی گڈھ اپنے فن اور ریاضیات کے مشہور استاذ ہیں، اور علی گڈھ ہی میں رہ پڑے ہیں۔ حجاز میں رویت ہلال کے بارہ میں اکثر آپ سے گفتگو رہتی تھی، آخر ہماری درخواست پر موصوف نے اپنے خیالات قلم بند کردیئے ہیں۔ اور انہیں ہم ذیل میں اس لئے شائع کر رہے ہیں کہ اس مضمون کے افاضل اس بحث میں دلچسپی لیں گے بُرھان ان کو شائع کرنے میں مسرت محسوس کرے گا۔

میں ایک زمانہ سے محسوس کر رہا تھا کہ حجاز میں حج رمضان اور عیدین کے ایام شرعی طریقۂ رویت سے ادا نہیں کئے جاتے بلکہ بذریعۂ فن ہیئت مقرر کئے جاتے ہیں، احباب نے فرمایا اس کو باقاعدہ طور پر لکھو، تاکہ علماء کرام کی توجہ اس طرف مائل ہو، اور وہ صحیح عمل کی کوئی راہ نکالیں۔ میں پہلے کچھ تمہید اور اس کے بعد چند مثالیں مع نقشہ پیش کروں گا۔

(۱) القمر الجدید یعنی قمر غیر مرئی NEW MOON وہ ہے جب کہ سورج اور چاند کے طول کو کبھی بلحاظ طریقۃ الشمس میں فرقِ صغر ہو، یعنی دونوں کی تقویموں میں فرقِ صغر ہو، القمر الجدید یعنی قمر غیر مرئی، بوجہ تحت الشعاع دکھائی نہیں دے گا، جب تک ان دونوں یعنی چاند اور سورج میں تقریباً کم از کم دس درجے کا فصل نہ ہو جائے یعنی تقریباً کم از کم بیس ۲۰ گھنٹے نہ گذر جائیں، یا یوں کہئے کہ چاند سورج کے غروب ہونے سے تقریباً کم سے کم چالیس ۴۰ منٹ کے

بعد ہو، اس کے دیکھنے میں مطلع صاف ہونا چاہئے اور دوربین سے کوئی مدد نہ لی جائے ....

(۲) اس نقشہ ذیل میں مکہ معظمہ کے اوقات مقامی اوسط دیئے گئے ہیں، جب کہ وہاں آدھی رات سے آدھی رات تک تاریخ شمار کی جاتی ہو، لیکن اگر وہاں غروب آفتاب سے تاریخ شمار کی جاتی ہے تو اس کا بھی وقت قبل و بعد غروب آفتاب سے لیا ہے۔

(۳) عام طور سے اس کی طرف توجّہ یوں نہیں ہے، یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ایک دن کا فرق تو ہوتا ہی ہے. حالانکہ یہ ہر موقع پر صحیح نہیں ہے۔

(۴) ان اوقات کا حساب ASTRONOMICAL EPHEMERIS کو سامنے رکھ کر لگایا گیا ہے، جو اس وقت میرے سامنے ہے۔ یہ کتاب انگلستان اور امریکہ دونوں مل کر بناتے ہیں۔ جس کی قیمت تیس ۳۰ روپیہ ہے اس کو پہلے NAUTICAL ALMANAC کہتے تھے، چنانچہ نقشہ پیش کیا جا رہا ہے۔

امثال مع نقشہ

نمبر شمار	دن اور تاریخ	وقت ہلال غیر مرئی یعنی القمر الجدید گھنٹہ — منٹ	وقت غروب آفتاب گھنٹہ — منٹ	وقت قبل یا بعد غروب آفتاب گھنٹہ — منٹ	کیفیت
۱	جمعہ ۲/اپریل ۶۵ء	۳ — ۳ صبح	۶ — ۱۵ شام	۱۵ — ۱۲ قبل	ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ کا چاند
۲	چہارشنبہ ۲۲/دسمبر ۶۵ء	۱۱ — ۴۵ بعد غروب آفتاب	۵ — ۲۳ شام	۶ — ۲۲ بعد غروب آفتاب	رمضان ۱۳۸۵ھ کا چاند
۳	جمعہ ۲۱/جنوری ۶۶ء	۶ — ۲۹ بعد شام	۵ — ۴۲ شام	۰ — ۴۷ بعد غروب آفتاب	شوال ۱۳۸۵ھ کا چاند
۴	سہ شنبہ ۲۲/مارچ ۶۶ء	۷ — ۲۹ صبح	۶ — ۱۱ شام	دس ۱۰ — ۴۲ قبل غروب آفتاب	ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ کا چاند

نقشہ کی تشریح:

(۱) ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ کا چاند غیر مرئی جمعہ کو غروب آفتاب سے پندرہ ۱۵ گھنٹے بارہ ۱۲ منٹ قبل ہو رہا ہے لہٰذا جمعہ کی شام کو مکہ معظمہ کے قرب و جوار کے مطالع میں چاند نہیں دکھائی دے گا اور اس وجہ سے یکم ذی الحجہ شنبہ کی

نہیں ہونی چاہئے اور حج ۹ ذی الحجہ کو اس بنیاد پر اتوار کو نہیں ہونا چاہئے جیسے کے خبر ملی ہے۔

(۲) رمضان ۱۳۸۵ھ کا چاند غیر مرئی چہار شنبہ کو غروب آفتاب سے ۶ گھنٹے ۲۲ منٹ بعد ہو رہا ہے لہذا چہار شنبہ کی شام کو رویتِ ہلال کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے یکم رمضان پنجشنبہ کی نہیں ہو سکتی جیسے کہ خبر ملی کہ ہوئی۔

(۳) شوال ۱۳۸۵ھ کا چاند غیر مرئی جمعہ کی شام کو غروب آفتاب سے ۴۷ منٹ بعد ہو رہا ہے لہذا جمعہ کی شام کو رویت ہلال کا سوال ہی نہیں ہے، اس لئے یکم شوال شنبہ کی نہیں ہو سکتی۔ بعض اصحاب سے ایسا معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ میں عید جمعہ کو ہو گئی اور حساب سے شنبہ کو بھی نہیں ہونی چاہئے۔

(۴) ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ کا چاند غیر مرئی سہ شنبہ کو غروب آفتاب سے دس گھنٹہ ۴۲ منٹ قبل ہو رہا ہے لہذا چاند نہیں دکھائی دے سکتا۔ کیوں کہ تقریباً کم از کم بیس گھنٹے کے بعد دکھائی دینے کے قابل ہوگا اس لئے یکم ذی الحجہ چہار شنبہ کو اور حج (یعنی ۹ ذی الحجہ) پنجشنبہ کو نہیں ہو سکتے۔[۱]

بہت عرصہ ہوا کہ جامع بہادر خانی میں رویت کے لئے یہ شرط دیکھی تھی کہ بُعد نیرین ۱۴ درجہ کا ہو لیکن بھارت گورنمنٹ جو جنتری تیار کراتی ہے (INDIAN EPHEMERIS OF NANTICAL ALMANAI یہ بھی مستند کتاب ہے) اس میں دس درجہ لکھا ہے، اس وجہ سے میں نے کم سے کم دس درجہ تقریباً لیا ہے۔ صدق ۲۱ جنوری ۶۶ء جلد ۱۶ نمبر ۸ صفحہ ۳ پر مکتوب فرنگ کے نام سے ایک خط شائع ہوا ہے، جس میں لکھا تھا کہ انگلستان میں رمضان شریف ۲۲ دسمبر ۶۵ء کو شروع ہوا حالانکہ ASTSONOWICAL EPHEMERIS 1965 (جس کا اوپر ذکر ہوا ہے) میں قمر جدید تو بے شک ۲۲ دسمبر ۶۵ء کو دیا ہے لیکن اسی میں رمضان شریف کی پہلی تاریخ بلحاظ رویت صفحہ (۱) پر ۲۴ دسمبر ۶۵ء دی ہوئی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ غیر مذہب والے تو رویت کا خیال کرتے ہیں، لیکن ہم مسلمان رویت کا خیال نہیں کرتے!

[۱] دراں حالیکہ اس سال حج چہار شنبہ کے دن ہوا۔

عروج و زوال کا الٰہی نظام • مؤلفہ: مولانا محمد تقی صاحب امینی
• قوموں کے عروج و زوال پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے پہلی محققانہ اور بصیرت افروز کتاب • صفحات ۱۹۲ • قیمت مجلد -/۳
مکتبہ برہان، اردو بازار جامع مسجد، دہلی ۶